بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ — ایڈیٹر — روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۱ ہجرت ۱۳۴۳ ہش | ۸ محرم ۱۳۸۴ھ | ۲۱ مئی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ مئی بوقت ۷½ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک زبردست دلیل

آپؐ کا ظہور اس سال کے اندر ہوا جو روز اوّل سے ہدایت کیلئے مقرر تھا

"ایک اور دلیل آپؐ کے ثبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لیکر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دَور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دَور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اول دَور ہدایت کا غلبہ تھا اس میں بُت پرستی کا نام و نشان نہ تھا۔ جب یہ ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دور میں جو ہزار سال کا تھا طرح طرح کی بُت پرستیاں دنیا میں شروع ہو گئیں اور شرک کا بازار گرم ہو گیا اور ہر ایک ملک میں بُت پرستی نے جگہ لے لی۔ پھر تیسرا دَور جو ہزار سال کا تھا اس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور جس قدر خدا نے چاہا دنیا میں توحید پھیل گئی۔ پھر ہزار چہارم کے دَور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اس ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا اور اس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔ پھر ہزار پنجم کا دَور آیا جو ہدایت کا دَور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ پس آپؐ کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک زبردست دلیل ہے کہ آپؐ کا ظہور اس سال کے اندر ہوا جو روز اوّل سے ہدایت کے لئے مقرر تھا۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۱)

۲۷ مئی کو "یوم خلافت" منایا جائے

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق تمام جماعت احمدیہ کا "قیام خلافت" پر اجماع ہوا اور جس دن حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ منتخب ہوئے "یوم خلافت" پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور جلسوں میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ یہ امر نوٹ فرمالیں اور یوم خلافت" کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور رپورٹیں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

"تم میں سے کتنے ہیں جو خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنے کو تیار ہیں" (مسیح موعود)

— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید —

وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کا کام دن بدن وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور نئے واقفین زندگی کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ پس تمام مخلصین جماعت سے اور خصوصاً سندھی اور پشتو بولنے والے اور پنجابی نوجوانوں سے گزارش ہے کہ وہ خدمت دین کے لئے آگے قدم بڑھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی زندگیاں اس نیک مقصد کے لئے وقف کریں۔

خاکسار:۔ میرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر

ربوہ آج مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۴ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد گول بازار میں مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تقریر فرمائیں گے۔ تمام احباب تشریف لا کر اس تقریر سے مستفید ہوں۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۴ء

ومن یھد اللہ فمالہ من مضل

پیغام صلح کے مضمون نگار کو جب یہ یقین تھا کہ اتنی ہی بات سے محمود دشمنی کا حق ادا ہو جائیگا تو لکھ دیا۔

"احباب کرام دونوں بیانوں یعنی حضرت بیوی صاحبہ محترمہ کے بیان کو بھی اور محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے بیان کو بھی اپنے سامنے رکھ کر خود ہی از روئے انصاف فیصلہ کر لیں کہ ان دونوں میں کس کے بیان کو وقعت دی جا سکتی ہے اور کس کو قابل اعتبار سمجھا جا سکتا ہے اور کونسا دونوں میں سے قابل ترجیح قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیا ایک پونے نو سال کی لڑکی کا بیان جو حضور کے سامنے بھی کھڑی نہیں بلکہ پشت پر کھڑی ہے اور حضور نے اس کی طرف منہ کر کے بھی بات نہیں کی۔ یا اس کا جو پختہ عمر کی عورت ہے بات کو اچھی طرح سمجھنے کی اہلیت رکھتی ہے اور وہ حضور کے سامنے بھی کھڑی ہے اور حضور مخاطب بھی اسی سے ہیں یعنی حضرت بیوی صاحبہ محترمہ مرحومہ مغفورہ ------

ان کا اس روایت کو بیان نہ کرنا صاف بتلا رہا ہے کہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے حافظہ نے ہی غلطی کھائی ہے حضور کے اصل الفاظ وہی ہیں جو حضرت بیوی صاحبہ مرحومہ نے روایت کئے ہیں۔ ان الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے ان سے بھی جو کچھ کہا وہ بھی بطور آزمائش کے ہی کہا تھا ------ پس خلاصہ کلام یہ کہ حضرت بیوی صاحبہ محترمہ مرحومہ مغفورہ کی روایت کے سامنے ان کی روایت کو وقعت نہیں دی جا سکتی اور حضرت بیوی صاحبہ محترمہ کی روایت مبارکہ بیگم صاحبہ کی روایت کو غلط قرار دینے کے لئے قطعی دلیل کا حکم رکھتی ہے۔"

(پیغام صلح ۸/۴/۶۴ صفحہ ۵)

یہ فیصلہ انہوں نے جو دیا تھا اس کے لئے بعض وجوہات بھی بیان کی ہیں ہمیں ان وجوہات میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں تاہم اتنا بتانا یہاں ضروری ہے کہ شاطر مضمون نگار نے ایک فیصلہ یہ بھی دیا تھا کہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ نواب مبارکہ بیگم اطال اللہ تعالیٰ عمرہا کی روایت ایک ہی ہے اور ایک ہی وقت کی بات ہے لیکن چونکہ اس وقت نواب مبارکہ بیگم اطال اللہ تعالیٰ عمرہا کی عمر چھوٹی تھی اس لئے ان کے حافظہ نے غلطی کھائی ہے۔ بہرحال مضمون نگار نے ہر دلیل جو اس وقت ان کے دل میں آئی یہ ثابت کرنے میں دے ڈالی کہ روایت حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی ہی درست ہے حضرت صاحبزادی صاحبہ نے چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے غلط یاد رکھا ہے۔

مضمون نگار نے یہ پوزیشن صرف ایک ہی جذبہ کے ماتحت اختیار کی تھی اور وہ یہ تھی کہ کسی طرح اس بات پر شہادت قائم نہ ہو جائے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم تھا کہ "محمود" آپ کا خلیفہ ہوگا۔ اس وقت اس نے صاحبزادی اطال عمرہا کی حافظہ کی غلطی کا عذر پیش کر کے اپنی دلی مراد حاصل کرنا ہی غنیمت خیال کیا اور اپنے جذبہ مخالفت کی تسلی کر لی۔ مگر جب الفضل نے اس پر تبصرہ کیا اور دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی لکھا کہ دونوں روایتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے اور نہ دونوں روایتیں ایک وقت سے تعلق رکھتی ہیں تو اب مضمون نگار کو اور تو کوئی چارہ نظر نہ آیا اس نے دونوں روایتوں کی صحت سے ہی انکار کر دیا ہے۔ اور اس کے لئے دلائل گھڑنے شروع کر دئے ہیں۔ چنانچہ مضمون نگار نے اس امر کے متعلق متواتر دو مضمون پیغام صلح میں لکھ مارے ہیں۔ اب مضمون نگار نے جو پہلو لیا ہے اس کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:-

"میں اس جگہ اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں صرف مبارکہ بیگم صاحبہ کی روایت کو ہی حضور کی تحریروں کے خلاف نہیں سمجھتا بلکہ محترمہ حضرت بیوی صاحبہ مرحومہ کی روایت کو بھی حضور کی تحریروں کے خلاف ہی سمجھتا ہوں لیکن ان کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے صریح لفظوں میں اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔ دوسرے وہ فوت بھی ہو چکی تھیں گو یہ کہہ کر اس کی طرف اشارہ کر دیا تھا کہ اگر اس روایت کو صحیح سمجھا جائے تو حضور نے محض حضرت بیوی صاحبہ مرحومہ کا عندیہ لینے کے لئے ان سے ایسا ذکر کیا ہوگا ورنہ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اگر حضور میاں محمود احمد صاحب کو اپنا جانشین مقرر کرنا چاہتے تو ان کو کون روک سکتا تھا خصوصاً جبکہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے کہنے کے مطابق خدا کی طرف سے بھی انہیں اس کا علم دے دیا گیا تھا۔ جانشین مقرر کرنا تو کجا حضور نے تو انکو مجلس کا صدر یا سیکرٹری بھی مقرر نہیں کیا ایک عام ممبر کی حیثیت سے انہیں انجمن کا رکن بنایا اب چونکہ ایڈیٹر صاحب الفضل نے اس امر کو اپنی تائید میں پیش کیا ہے اس لئے وضاحت کرنی ضروری تھی۔"

(پیغام صلح ۶/۵/۶۴ صفحہ ۱)

یہ ہے فن تحقیقات کا نمونہ کمال۔ کیا اسی کا نام احقاق حق ہے کہ محض کسی کے احترام اور وفات کی وجہ سے "حق" بات نہ کہی جائے اصل بات وہی ہے کہ ع

خوئے بد را بہانہ بسیار

چونکہ ہمارے مضمون کے بعد اب مضمون نگار کو محسوس ہوا ہے کہ ان کا دلی منشاء پورا نہیں ہوا یعنی جذبہ مخالفت متسلی نہیں ہوا تو جس بات کو پہلے درست مان لیا تھا اس کا بھی انکار کر دیا اور ایک نہایت بھونڈا بہانہ بیان کر کے اپنی گلو خلاصی کرانے کی کوشش کی ہے۔

ہم یہاں ان ضمنی باتوں کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے جو مضمون نگار نے اپنے خیالات کے گلدستہ کو سجانے کے لئے بطور گھاس پھوس کے اپنے مضامین میں ٹھونس دی ہیں۔ یہاں ہم صرف ایک بات کو ہی لیتے ہیں جس سے وہ غلط فہمی ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور وہ ہے رسالہ الوصیت کے بیانات چنانچہ لکھا ہے کہ :-

"اب ایڈیٹر صاحب بتلائیں کہ رسالہ الوصیت کی تصنیف کرتے وقت تک تو ساری آمدنی وصول کرنے کا ذمہ دار انجمن کو ٹھہرا رہے ہیں اور افراد جماعت کو بھی یہی وصیت کرتے ہیں کہ وہ اپنا روپیہ انجمن ہی کو دیں اور اس آمدنی کو خرچ کرنے کا اختیار بھی انجمن کو ہی دیتے ہیں اور اخراجات کی تفصیل طے کرنا بھی اسی کے ذمہ لگاتے ہیں پھر یہ بھی وصیت کرتے ہیں کہ موجودہ ممبروں کے فوت ہو جانے کے بعد بھی یہی نظام قائم رہے یعنی انجمن ہی بنتی رہے اور وہی آمدنی وصول کرے اور وہی اسے خرچ کرے تو اب ایڈیٹر صاحب بتائیں کہ حضرت بیوی صاحبہ محترمہ مرحومہ کو جو کہا کہ کیا میں محمود کو جانشین لکھ دوں یا مقرر کر دوں تو کس غرض کے لئے انہیں جانشین مقرر کرنا تھا اگر کرتے تو ان کا تعلق نہ آمدنی وصول کرنے سے ہوتا اور نہ اس کے خرچ کرنے سے نہ وہ ترقی اسلام کے لئے کوئی پروگرام وغیرہ بنانے کے مجاز ہوتے جانشین تو وہی ہوتا ہے جو اصل کا کام کرے۔ یہاں تو اصل کے تمام کام انجمن کے سپرد کر دئے گئے تھے صرف حضور کو ہی ان میں مداخلت کا اختیار تھا کیونکہ اصل حضور خود ہی تھے حضور نے اپنی زندگی کے بعد بھی یہ اختیار کسی اور کو نہیں دیا بلکہ انجمن کو ہی کلی طور پر خود مختار بنا دیا جس کا ثبوت آگے چل کر اپنے موقعہ پر پیش کیا جائے گا۔"

(پیغام صلح ۱۳/۵/۶۴ صفحہ ۵)

مجملاً اس طویل بحث کا جواب تو یہ ہے کہ جس طرح انجمن کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عین حیات میں اختیارات حاصل تھے اسی قسم کے اختیارات آپ کے خلفاء کے عہد میں کیوں حاصل نہیں رہتے تھے؟ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہد میں بھی حاصل رہے اور رہیں۔ جس طرح انجمن کے معاملات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دخل دیتے تھے اسی طرح کا دخل آپ کے خلفاء بھی دیتے ہیں جس طرح کی کھلی چھٹی آپ کے زمانہ میں انجمن کو نہیں تھی اسی طرح کی کھلی چھٹی آپ کے خلفاء کے زمانوں میں بھی نہیں رہی۔ اگر انجمن آپ کی زندگی میں اپنے مفوضہ کام سرانجام دیتی تھی تو آپ کے خلفاء کے عہد میں بھی وہی کام سرانجام دیتی رہی ہے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو اپنی عین حیات میں عامل اور کارکن مقرر کئے ہوئے تھے گو ان کی شکل کسی انجمن کی نہ ہو تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین وہ عامل اور کارکن بن جائیں نہ کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دور جانے کی ضرورت نہیں حکومت [illegible] ہی کے کاروبار میں دیکھئے کیا صدر تمام کام خود سرانجام دیتا ہے؟ یا کیا اسنے اپنے ماتحت ایک وزارت قائم کر رکھی ہے؟ اب اگر موجودہ صدر آئندہ انتخابات میں منتخب نہ ہوں تو کیا ان کی جگہ کوئی اور صدر بھی منتخب نہیں ہوگا؟ اور جو کام صدر کرتا ہے اس کی مالک بھی ہمیشہ کیلئے اس کی وزارت ہی بن جائے گی؟

(باقی)

مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عیدالاضحیہ کی بابرکت تقریب

جرمنی، امریکہ، غانا، نائیجیریا اور متعدد اسلامی ممالک کے مسلمانوں کا شاندار اجتماع

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ مغربی جرمنی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ مسجد نور فرانکفورٹ میں مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۴ء کو عیدالاضحیہ کی تقریب سعید سنت ابراہیمی اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق منانے کی توفیق ملی۔ اس تقریب میں دنیا کے مختلف ممالک مثلاً ترکی، شام، مصر، اردن، مراکش، ٹیونس، ایران، نائیجیریا، غانا، امریکہ، ہندوستان، پاکستان اور جرمنی کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ اور اس طرح حضرت مسیح پاکؑ کی برکت سے مختلف اطراف واکناف عالم کے مسلمانوں کو مسجد میں جمع ہوکر اپنے آقائے حقیقی کے حضور سجدات عجز بجالانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

عید سعید کی مبارک تقریب کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کرنے کے لئے تقریباً ایک ماہ قبل ہی تیاری شروع کردی گئی تھی۔ چار صد دعوت نامے دیدہ زیب کاغذ پر اسلامی تہنیت نامہ کے ساتھ جرمن زبان میں شائع کرکے بہت سے احباب کو بھجوائے گئے۔

پروگرام میں نماز عید کا وقت ۱۰ بجے مقرر تھا۔ لیکن فرانکفورٹ اور گردونواح کے بہت سے مسلمان بھائی اشتیاق عید میں صبح ۵ بجے ہی مسجد میں آنے شروع ہوگئے اور فجر کی نماز باجماعت میں شریک ہوئے۔ نماز فجر کے بعد مسجد کی فضا تسبیح و تذکیر اور تکبیرات حج کی صدا سے معمور رہی۔ ہمارے پاس قرآن مجید کی ابتدائی چند سورتوں کا ٹیپ تھا۔ جسے دو گھنٹے تک احباب نہایت خاموشی اور خضوع کے ساتھ سنتے رہے۔

احباب کی کثرت سے متوقع آمد کے پیش نظر مسجد کے علاوہ میٹنگ ہال اور دو اور کمروں میں بھی نماز ادا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس انتظام کے لئے ہمارے ایک ایرانی مسلمان بھائی ٹیلیفون پر اطلاع کرنے پر دو بہت بڑے شاندار اور خوبصورت قالین مسجد کے لئے لے آئے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

مقررہ وقت سے پہلے ہی مسجد اور میٹنگ ہال بھر گئے اور دوسرے کمروں میں بھی احباب بیٹھنے شروع ہوگئے ایک کمرہ مستورات کے لئے مخصوص تھا۔ جس میں ہماری جرمن احمدی بہنوں اور تین امریکن احمدی مستورات اور بعض ٹرکش اور ایرانی خواتین نے نماز عید ادا کی۔ ہماری ایک جرمن احمدی بہن ناصرہ وینڈ لینڈ Wend Land تقریباً ۲۰۰ میل کی مسافت طے کرکے صرف نماز عید میں شمولیت کی خاطر آئی تھیں۔ نماز عید شروع ہونے سے قبل ہی اخبارات اور پریس ایجنسیوں کے نمائندے بھی آگئے۔ فرانکفورٹ ریڈیو کے نمائندے بھی نماز کی کارروائی ریکارڈ کرنے کے لئے آگئے۔ نماز عید سے پہلے ہی انہوں نے برادرم مکرم مسعود احمد صاحب امام مسجد نور کا انٹرویو لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت اور جرمن ترجمہ اور خطبہ عید جو جرمن زبان میں تھا کے چند چیدہ چیدہ مقامات کو انہوں نے ریکارڈ کیا۔ اور اسی دن دو بار ریڈیو پر اس پروگرام کو نشر کیا۔

مقررہ وقت پر دس بجے برادرم مکرم مسعود احمد صاحب امام مسجد نے نماز پڑھائی۔ اور اس کے بعد نصف گھنٹہ تک جرمن زبان میں خطبہ عید پڑھا جس میں اس عید کا پس منظر۔ حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی قربانیوں اور حج کی برکات اور اہمیت کو واضح کیا۔

لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا جس کی وجہ سے تمام سامعین نے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر نہایت سکون اور دلجمعی سے خطبہ عید کو سنا۔

اکثریت چونکہ ترکی کے مسلمانوں کی ہوتی ہے لہذا اس دفعہ خطبہ عید کے ترکی میں ترجمہ کا بھی انتظام تھا۔ جو ایک ٹرکش مسلمان نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں برادرم مسعود احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں احمدیت اور اسلام کے غلبہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور تمام دنیا کی بہبودی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اس کے بعد تمام مسلمان عید مبارک کی تہنیت دیتے ہوئے خوشی سے ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ و معانقہ میں مصروف رہے۔ پریس، ایجنسیوں اور اخبارات کے نمائندے نماز کے دوران اور بعد میں مختلف مناظر کے فوٹو لیتے رہے۔ اس کے بعد حاضرین کی چائے اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔ نماز عید سے فراغت کے بعد برادرم مسعود احمد صاحب نے ذبح خانہ میں جاکر خود اپنے ہاتھ سے ایک بکرا ذبح کیا۔ اور اس طرح سنت ابراہیمی علیہ السلام کو پورا کیا۔

اس دن ریڈیو فرانکفورٹ نے برادرم مسعود احمد صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔ اسی دن فرانکفورٹ ٹیلی ویژن نے بھی اپنی خبروں کے پروگرام میں ہماری عید کی خبر کو خطبہ عید کے مختصر خلاصہ کے ساتھ نشر کیا۔

عید کی تقریب کو مزید بارونق اور کامیاب بنانے کے لئے اگلے دن یعنی ۲۴ اپریل کو جمعہ کے دن شام کو وسیع پیمانے پر دعوت طعام کا انتظام تھا جس کے بعد رنگین سلائیڈز کے ساتھ دو لیکچر تھے۔ ایک مکہ مکرمہ کے متعلق اور دوسرا پاکستان کے بارے میں۔ اس دعوت طعام کے لئے دو صد سے زائد افراد کے کھانے کا انتظام تھا۔ مسجد کی عمارت کو گرد اگرد اور میناروں کو رنگین قمقموں سے مزین کیا گیا۔

مشن ہاؤس کے تین کمروں اور میٹنگ ہال میں کھانے کا اہتمام تھا۔ مدعوین مقررہ وقت پر تشریف لے آئے۔ پروگرام کے مطابق ہماری جرمن احمدی بہن حمیدہ کوپمان صاحبہ نے مکہ مکرمہ کے متعلق ایک پُراز معلومات مقالہ پڑھ کر سنایا۔ جس کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے خوبصورت رنگین سلائیڈز دکھلائے گئے۔ ان کے بعد فرانکفورٹ میں مقیم پاکستان آنریری کونسل جناب ڈاکٹر کرانس صاحب کا پاکستان کے متعلق لیکچر تھا۔ آپ نے حال ہی میں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ آپ نے سارے مغربی پاکستان کی کوئی ڈیڑھ صد تصاویر کے ساتھ نہایت دلچسپ اور معلومات سے پُر لیکچر دیا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اس تقریب میں پاکستان کے سفارت خانے سے نائب Wichman جو جرمن زبان میں پاکستان کے بارے میں بعض کتب کے مؤلف اور مصنف ہیں بھی تشریف لائے۔

ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے علاوہ فرانکفورٹ کے مشہور اخبارات نے جلی سرخیوں کے ساتھ ہماری اس تقریب کی خبر کو شائع کیا۔ فرانکفورٹ کے مشہور ترین اخبار Fzam Kpuster Rund Schau نے اس تقریب کی جو خبر شائع کی۔ اس کا ترجمہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"مکہ مکرمہ کی یاد میں" "مسلمانوں نے عیدالاضحیہ کی تقریب منائی"۔ احمدیہ مسلم مشن فرانکفورٹ میں عظیم اہتمام کے تحت جمعرات کے روز سب سے بڑا اسلامی تہوار یعنی عیدالاضحیہ منائی گئی۔ یہ تقریب مکہ میں حج کے اختتام پر عمل میں آتی ہے۔ اور اسلام میں بہت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور جس مسلمان کو استطاعت ہو۔ اس پر عمر بھر یہ ایک بار فرض ہے۔ عید کے پیغام میں امام مسجد مسعود احمد نے حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اسلام نے حج کے ذریعہ رنگ و نسل اور قومیت کے تمام اختلافات کو یک قلم منسوخ کردیا ہے۔ ارکان حج کے دوران ہزاروں مسلمان احرام کے سادہ لباس میں ملبوس اخوت و مساوات کا ایک عظیم مظاہرہ کرتے ہیں۔

امام مسجد نے اپنے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حج میں شمولیت کرنے والے گو مختلف زبانیں بولنے والے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر سب کے سب خدائے واحد کے حضور ایک ہی زبان یعنی عربی میں اللھم لبیک اللھم لبیک کی صدا بلند کرکے خدا تعالیٰ کے حضور عقیدت کے جذبات نچھاور کرتے ہیں۔ نہایت پُرزور طریق سے امام نے بتایا کہ اس طرح یہ آج کی نام نہاد مہذب دنیا کو انسانی مساوات اور اخوت کا بے مثال سبق دیتے ہیں جس کی آج کی دنیا پہلے ہر زمانہ سے بڑھ کر محتاج ہے"

Fzamkfurter Rund Sehau Page 6 25 4/64

الحمدللہ کہ یہ عید خدا تعالیٰ نے نہایت کامیابی سے منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ بالآخر درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام و احمدیت کو حقیقی غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

شذرات

شیخ خورشید احمد

"شیخِ کامل کی تلاش"

ماہنامہ الرحیم حیدرآباد میں "تصوف" کے زیرعنوان ایک قیمتی مضمون شائع ہوا ہے اس میں "شیخ کامل" کی تلاش کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا گیا ہے:۔

"اگر تزکیہ نفس اور صفائی قلب کی اہمیت دماغ میں رچ جائے اور پھر شیخ کامل کی تلاش میں دوڑ دھوپ کی جائے اور شیخ کو ان اصولوں کے تحت پرکھا جائے جو محققین نے اس ضرورت کے لئے مرتب کئے ہیں تو یقیناً اور ضرور بالضرور انشاء اللہ شیخ کامل راہ سلوک ملیں گے ..... جس طرح کوئی شخص صرف طب کی کتابیں دیکھ کر اپنی اور دوسروں کی بیماریوں کا علاج نہیں کر سکتا اور اگر کرے تو غلط اور خطرناک ہے۔ اسی طرح روحانی معالجہ میں بھی کسی ایسے روحانی طبیب سے استفادہ اور اس کی ہدایات و تجاویز کا اتباع ضروری ہے جو خود اسی طریق پر چل کر یہ مقصود یعنی احسانی کیفیت اور رابطہ مع اللہ پیدا کر چکا ہو اور اس راہ کے گرم و سرد سے واقف ہو۔ اس لئے طالب کا پہلا قدم یہ ہونا چاہیئے کہ اپنی رہنمائی کے لئے اپنی مناسبت کے لحاظ سے وہ کسی صاحب نسبت اور صاحب ارشاد و ہدایہ کا انتخاب کرے اور اس سے علاج و رہنمائی کا طالب ہو .....

..... اس راہ کے محققین نے جو علم شریعت کے ماہر ہیں کتاب و سنت کے اشارات اور اپنی دینی فہم و فراست اور اس راہ کے تجربے سے اللہ کے صادق بندوں کی ایسی علامتیں لکھ دی ہیں جن سے اہل قلوب و اصحاب ارشاد کو پہچانا جا سکتا ہے سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ تقوے و اتباع شریعت کے ساتھ ان کی یہ کیفیت ہو کہ ان کے قریب رہنے سے خدا یاد آتا ہو دنیا کی محبت کم ہوتی ہو اور اللہ کی محبت اور آخرت کی فکر بڑھتی ہو اور ان کی رہنمائی میں اس راہ پر چلنے والوں میں یہ چیزیں صاف محسوس ہوتی ہیں .....

..... شیخ کامل اپنی شان میں مشابہ ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام کے جب انبیاء اور کمالات اس شمع نبوت سے خائف ہوتے ہیں اس پر یہ بھی انبیاء ہی کا فیض ہوتا ہے کہ اس کا چلنا پھرنا۔ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا نشست و برخاست رفتار و گفتار سب سنت ہی کے تابع ہوتا ہے"

(الرحیم ماہ مئی ۱۹۶۳ء)

مذکورہ بالا حوالہ میں روحانی مشیخین کی ضرورت اور ان کو شناخت کرنے کی علامات پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی گئی ہے گو اس میں "شیخ کامل" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں لیکن دراصل تمام روحانی مصلحین کو (جن میں انبیاء اور مامور بھی شامل ہیں) شناخت کرنے اور ان کے روحانی فیوض سے متمتع ہونے کے اصول کم و بیشی یکساں ہوتے ہیں اور یکساں علامات سے ہی انہیں شناخت کیا جا سکتا ہے

اس حوالہ سے ان اصحاب کی غلط فہمی بھی دور ہو سکتی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ قرآن پاک ہمارے پاس موجود ہے اس لئے ہمیں اب قرآن کی اتباع کے لئے کسی روحانی وجود کی بھی ضرورت نہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ:۔

"جس طرح کوئی شخص صرف طب کی کتابیں دیکھ کر اپنی اور دوسروں کی بیماریوں کا علاج نہیں کر سکتا اور اگر کرے تو غلط اور خطرناک ہے اسی طرح روحانی معالجہ میں بھی کسی ایسے روحانی طبیب سے استفادہ اور اس کی ہدایات و تجاویز کا اتباع ضروری ہے جو خود اسی طریق پر چل کر یہ مقصود یعنی احسانی کیفیت اور رابطہ مع اللہ پیدا کر چکا ہو اور اس راہ کے گرم و سرد سے واقف ہو"

یہ تعریف ہے یا تنقیص؟

ہفت روزہ چٹان لاہور کے ایک مضمون میں حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی شائع ہوئے ہیں اس مضمون میں حضرت شاہ صاحب کی دیگر خصوصیات کے علاوہ انکی ایک خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ:۔

"آپ کی عادت تھی کہ کمر میں حمائل اور کمر میں تلوار لٹکائے رکھتے تھے کوئی مسئلہ پوچھنے آتا تو وہ قرآن سے حل فرماتے اور آیت نکال کر دکھاتے اور سنت سے اس کی تائید فرماتے پھر بھی اگر کوئی کج فہم اپنی ہٹ پر قائم رہتا تو تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا کرتے تھے"

(چٹان ۱۱ مارچ ۶۳ء صفحہ)

ہم حیران ہیں کہ یہ شاہ صاحب کی تعریف بیان کی گئی ہے یا تنقیص! ہم ہرگز یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جب کوئی شخص قرآن و سنت کے بارہ میں حضرت شاہ صاحب کے استدلال سے مطمئن نہیں ہوتا تھا تو وہ فوراً

"تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا کرتے تھے"

ایسا کرنا یقیناً قرآنی احکام اسلامی روح اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے صریح خلاف ہے اور ہمیں یقین ہے کہ کوئی سچا اور حقیقی مسلمان ہرگز ایسا فعل نہیں کر سکتا جو اسلام کو بدنام کرنے والا اور دشمنان اسلام کے ہاتھوں کو مضبوط کرنے کے مترادف ہو۔

نقد و نظر

"ایمان کی باتیں"

- مؤلف:۔ محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی
- حجم:۔ ۶۱ صفحات ۔ سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$
- قیمت فی نسخہ:۔ ایک روپیہ (علاوہ محصولڈاک)
- ملنے کا پتہ:۔ محمد احمد اکیڈیمی، رام گلی نمبر ۳۔ لاہور

زیر نظر کتاب ملک کے نامور ادیب و مصنف محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے نہایت آسان زبان، ہلکے پھلکے انداز اور بہت ہی دلکش پیرایۂ بیان میں خاص بچوں کے لئے لکھی ہے۔ محترم شیخ صاحب موصوف کو بچوں کی نفسیات ملحوظ رکھتے ہوئے دقیق سے دقیق مضمون کو حد درجہ آسان زبان اور دلچسپ انداز میں ادا کرنے کا خاص ملکہ حاصل ہے۔ آپ کی اسی نوع کی دوسری کتابوں مثلاً "اللہ کی باتیں"۔ "رسولؐ کی باتیں"۔ "ہمارے آقاؐ" کی طرح یہ نئی کتاب بھی بچوں کے لئے شائع ہونے والی کتابوں میں ایک گراں قدر اور قیمتی اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ بچوں کے لئے کہانیاں وغیرہ (جن میں بچوں کو از خود بہت دلچسپی ہوتی ہے) آسان زبان میں لکھنا کچھ کم دشوار نہیں ہوتا پھر دین کی گہری باتوں کو تو دلچسپی برقرار رکھتے ہوئے آسان الفاظ کا جامہ پہنانا بدرجہا زیادہ مشکل اور دشوار امر ہے۔ محترم شیخ صاحب کا خصوصی امتیاز ہی یہ ہے کہ آپ اس صبر آزما مشکل کو اس خوش اسلوبی سے حل کر دکھاتے ہیں کہ دل عش عش کر اٹھتا ہے۔

اس کتاب میں محترم شیخ صاحب نے سادہ آسان اسباق میں خدا تعالیٰ۔ نبی رسول پیغمبر۔ فرشتے۔ آسمانی کتابیں۔ خدا کی تقدیر۔ یوم آخرت۔ موت کے بعد کی زندگی کے متعلق ۱۰ سے زائد ذیلی عنوانات کے تحت وہ سب کچھ بیان کر دیا ہے جو ایک چھوٹی عمر کے مسلمان بچے کو بنیادی طور پر ضرور معلوم ہونا چاہیئے۔ ہر بات اس قدر واضح اور ساتھ کے ساتھ انداز بیان کے لحاظ سے اس قدر دلچسپ ہے کہ خود بخود بچے کے ذہن میں اترتی چلی جائے۔

پھر مختلف رنگوں کے امتزاج سے آراستہ و پیراستہ حسین سرورق، خوشنما کتابت، رنگ برنگ روشنائی میں بلاک کی نہایت دیدہ زیب طباعت، اعلیٰ درجہ کا سفید قیمتی کاغذ ان سب چیزوں نے مل کر کتاب میں اتنی جاذبیت بھر دی ہے کہ بچے اسے ایک دفعہ دیکھ کر حاصل کئے اور پڑھے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ کتاب اپنے اندازِ بیان اور خوبصورتی و نفاست کے کمال درجہ اہتمام کے باعث بچوں کی کتابوں کے حق میں ایک نمونے اور مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ اتنی خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ایک روپیہ فی نسخہ ہے جو لاگت کے برابر ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کے پاس یہ کتاب نہ ہو۔ جہاں تک اس سے استفادہ کا سوال ہے کتاب خود ہر بچہ کو پڑھنے اور ذہن نشین کرنے پر مجبور کر دیگی کتاب کا بچہ کے ہاتھ میں پہنچنا شرط ہے اور بس۔

خدمتِ خلق

سید فرید اللہ شاہ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک تقریر کرتے ہوئے ملک کے مخیر اصحاب سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے سرمایہ کا کچھ حصہ خدمتِ خلق کے کارِ خیر کے لئے بھی وقف کریں۔ آپ نے فرمایا:۔

"ملک میں ایسے افراد تو بہت ہیں جو دونوں ہاتھوں سے دولت کو سمیٹنا جانتے ہیں لیکن ایسے افراد کی شدت سے کمی محسوس ہوتی ہے جو خدمتِ خلق اور قوم کے لئے قربانیاں دے سکیں ..... خیرات کرنا ہر امیر آدمی کے بس کی بات نہیں۔ صرف وہی لوگ خلق اللہ کے کام کرتے ہیں جن کے دل میں جذبہ حب الوطنی ہو"

(نوائے وقت ۹ مئی ۱۹۶۳ء)

یہ اپیل ہر مخیر بلکہ ہر محب وطن پاکستانی کے لئے واقعی غور و فکر کے قابل ہے۔ ہمارے وطنِ عزیز میں غربت۔ جہالت۔ بیماری اور طرح طرح کے دیگر مصائب و آفات نے لاکھوں بلکہ کروڑوں اشخاص کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور دوسری طرف بے لوث رنگ میں خدمتِ خلق کرنیوالے ادارے یا افراد نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہ حقیقت ایک المیہ سے کم نہیں کہ اسلام نے اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے خدمتِ خلق پر جتنا زور دیا تھا مسلمانوں نے اتنا ہی اسے فراموش کر دیا ہے بالخصوص صاحبِ حیثیت اور صاحبِ استطاعت مسلمانوں کو تو اس طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔

مینیجر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مکرم مولوی محمد شہزادہ خان صاحب افغان مرحوم کا ذکر خیر

از مکرم محمد شفیع خان صاحب مارٹن روڈ --- کراچی !!

(قسط نمبر ۲)

قرآن شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت

آپ مسجد احمدیہ احمد نگر میں باقاعدہ درس دیتے تھے اور قرآن شریف کا ترجمہ احادیث شریفہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی روشنی میں بیان فرماتے۔ اپنے گھر میں بھی روزانہ اہل خانہ کو جمع کر کے درس دیا کرتے تھے اور اکثر قرآن شریف کی تلاوت فرماتے رہتے آپ کو کتب سلسلہ سے بے حد محبت تھی اور خاص کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو کئی کئی بار پڑھتے۔ الفضل باقاعدہ لگوایا ہوا تھا فرماتے۔ الفضل کا روزانہ مطالعہ بہت ضروری ہے۔ اس سے انسان جماعت کے حالات سے باخبر رہتا ہے اور اس کا ایمان تازہ ہوتا رہتا ہے۔ اور سلسلہ سے تعلق قائم رہتا ہے۔ اور یہی سلسلہ سے براہ راست تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ابا جان مرحوم حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب کے شاگرد خاص تھے۔ اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحبت میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے کا شرف حاصل رہا۔ شریعت کی سختی سے پابندی فرماتے کلام اللہ سے اس قدر محبت تھی کہ وفات سے صرف ایک ماہ قبل تک مسجد احمدیہ نگر میں بعد نماز ظہر درس قرآن مجید دیتے رہے اور گھر روزانہ تک بیماری کے ابتدائی ایام میں بھی درس دیتے رہے۔ آپ تہجد گزار۔ صاحب کشف بزرگ تھے۔ آپ نے کئی ایک خواب اور کشف قلمبند کئے ہیں۔ جو بفضلہ پورے ہوئے۔ تحریک جدید کے اجراء سے لے کر اب تک حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بھی باقاعدہ تحریک جدید میں حصہ لیا اور چندہ ادا کرتے رہے۔ اور پھر ہم سب کو پیدائش کے وقت سے ہی اس مبارک تحریک میں شامل کرتے چلے آئے اور ہماری وفات شدہ والدہ کی طرف سے بھی باقاعدہ اس تحریک میں چندہ دیتے چلے آئے اور بلوغت کے بعد ہم سے فرمایا۔ تم تحریک جدید کا اپنا وعدہ علیحدہ لکھواؤ۔ اور میں اپنی طرف سے بھی تم سب کی طرف سے تحریک جدید کا وعدہ ادا کیا کروں گا۔

چنانچہ وفات سے قبل ہی اپنے تمام وعدے ادا فرما گئے۔ آپ موصی بھی تھے۔

قبولیت احمدیت کا واقعہ

قبول احمدیت کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ابا جان خود تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مجھے حصول علم کا بے حد شوق تھا۔ میں نے ۱۹۱۱ء بمقام قادیان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ کوہاٹ آنے کے بعد میں حافظ حنیف اللہ صاحب سکنہ ٹیری کوہاٹ سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر جب حافظ صاحب احمدی ہو گئے تو انہوں نے مجھے کہا کہ مولوی احمد گل صاحب کے پاس جاتا ہوں تاکہ تحصیل علم کروں۔ تم بھی میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ میں بھی تحصیل علم کے لئے اپنے استاد حافظ حنیف اللہ صاحب مذکور کے ساتھ چلا گیا۔ اور قریہ شیخاں جو ٹیری سے قریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے پہنچے۔ حافظ صاحب نے مجھے مولوی احمد گل صاحب کے سپرد کر دیا۔ . . . .

- - - - - - مولوی احمد گل صاحب ۱۹۰۲ء سے احمدی تھے۔ میں اس وقت کتب فقہ مسلم کنز الدقائق اور صرف کی کل کتب پڑھ چکا تھا ان سے . . . نحو میر۔ ہدایۃ النحو۔ شرح مائۃ عامل پڑھیں۔ چونکہ پٹھانوں میں اساتذہ کی خدمت کا خاص جذبہ پایا جاتا تھا۔ لہذا میں بھی انہیں دبایا کرتا اور وہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سنایا کرتے تھے اور ساتھ ہی قرآن کریم باترجمہ پڑھانا شروع کیا۔ میرے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت جاگزیں ہونے لگی۔ اور قادیان کا نقشہ کشف میں میرے سامنے دکھایا گیا۔ یہ کشف اتنا پُر اثر تھا کہ رات دن ہر وقت میری آنکھوں میں قادیان کا نقشہ پھر تا رہا۔ میں نے کشف میں دیکھا کہ لنگر خانہ میں کھانا پک رہا ہے۔ گھنٹی بجتی ہے دکانوں وغیرہ سے گھنٹی بجنے پر لوگ روٹی لانے کے لئے جاتے ہیں اور لنگر سے کھانا لاتے ہیں۔ پھر دیکھا

(۲) بڑی مسجد میں ایک آدمی کھڑا ہے۔ لوگوں کو پڑھا رہا ہے۔ یہ نقشہ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا تھا کہ

۱۹۱۲ء میں بعد رمضان کو معہ اپنے اساتذہ حافظ محمد حنیف اللہ اور حافظ مولوی احمد گل صاحب اور ان کے خادم شیخ احمد گل صاحب قادیان مہمان خانہ میں پہنچے سرگل ند تھے۔ اغلباً اگست کا مہینہ ہوگا۔ کشف کا کوئی حصہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ کیونکہ بڑی مسجد جاتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے مغرب کی طرف سے مکان میں لنگر خانہ تھا مگر ہمارے جانے پر اسی رمضان شریف میں لنگر خانہ موجودہ لنگر خانے کی عمارت میں تبدیل ہو گیا مگر ابھی گھنٹی کا بجنا باقی تھا۔ اور مسجد اقصےٰ میں بھی کوئی درس نہیں دیتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور اپنے مکان پر ہی درس دیا کرتے تھے اغلباً ۱۹۱۲ء کے آخر یا ۱۹۱۳ء کے شروع میں آپ مسجد اقصےٰ میں جا کر درس دینے لگے اور میرے کشف کا یہ حصہ بھی پورا ہو گیا۔ مگر کشف کا ایک حصہ گھنٹی کا بجنا باقی تھا۔ لوگ جاتے اور باری باری روٹی لے کر چلے آتے۔ حتیٰ کہ مدت کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب (مرحوم و مغفور) لنگر خانے کے افسر مقرر ہوئے۔ تو انہوں نے حکم دیا کہ کھانا تیار ہو جانے کے بعد گھنٹی بجا کرے اس کے بعد لوگ آکر کھانا لے جایا کریں۔ گویا عالم الغیب والشہادۃ علیم و خبیر خداوند تعالےٰ نے کشف میں مجھے وہ نقشہ دکھایا ہوا آئندہ ظہور میں آنے والا تھا۔ قادیان میں مولوی ارجمند خان صاحب اور ان کے بھائی عبداللہ خان صاحب موجود تھے۔ مولوی ارجمند خان صاحب نے مجھے کہا کہ واپس جا کر کیا کرو گے یہاں پڑھو۔ چند سالوں میں تکمیل علم کر کے عالم بن جاؤ گے۔ میں نے بھی اپنے اساتذہ سے یہیں رہنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ بہت خوش ہوئے کہ ہمارے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا عالم بن جائے گا۔ انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اس کو ہم آپ کے پاس چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ مدرسہ احمدیہ میں ہی پڑھے گا۔ یہ کہکر وہ واپس چلے گئے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فارسی میں مجھ سے پوچھا کہ تم نے کیا پڑھا ہے میں نے کہا کہ صرف کی کتب۔ نحو کی کتب کا حصہ۔ اور فقہ کی کچھ کتب۔ انہوں نے فرمایا یہ تو بہت کم ہے تم باہر پڑھو۔ آپ کا مطلب تھا کہ میں آپ کے درس سے فائدہ اٹھاؤں میں نے اپنے استادوں کی طرف دیکھا تو میرے استادوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو ایک رقعہ لکھ بھیجا۔ ان دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر تھے اور ہندوستان بھر کے تعلیمی حالات دیکھنے کے لئے گئے ہوئے تھے وہ رقعہ جو میرے اساتذہ کی طرف سے لکھا گیا تھا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مولوی محمد علی صاحب کو دیا۔ اور ساتھ ہی کہا کہ بڑی تعریف لکھی ہے جب مجھے میری تعلیمی کم مائگی کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت میں داخلہ کے سلسلہ میں روک پیدا ہوئی تو اس وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ کتابیں بغل میں لئے مدرسہ جا رہا ہوں اس کے بعد میں دوسری جماعت میں داخل کر لیا گیا"۔

مولوی شہزادہ خان صاحب مرحوم نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم رہ کر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ متقی پرہیزگار ہونے کے علاوہ عالم باعمل بھی تھے اور صاحب رؤیا و کشوف بھی تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ مہدی موعود کی بعثت کی غرض یہی ہے کہ ان کے ماننے والوں سے خدا تعالےٰ خود بذریعہ رؤیا و کشوف ہمکلام ہو اور اگر مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے باوجود معرفت الٰہی اس حد تک پیدا نہیں ہوتی کہ وہ اسرار غیبی سے اطلاع پائے جس سے سکون قلب حاصل ہو۔ تو یہ ہر احمدی کے لئے فکر کا مقام ہے۔

اپنی آخری بیماری سے ایک ماہ پہلے تک بھی بعد نماز ظہر مسجد میں درس دیا کرتے تھے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت ہے۔ ان میں سے اکثر کسی نہ کسی طرح خدمت دین کر رہے ہیں۔ اور اس طرح ان کے لئے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ نے دو شادیاں کیں۔ اس دار فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کے وقت پسماندگان میں ان کی بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور ایک لڑکی موجود ہیں۔ خداوند تعالےٰ سے دعا ہے کہ ان کی اولاد کو ان کا حقیقی وارث بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے صبر جمیل عطا فرما دے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

زمیندار جماعتیں خاص طور پر توجہ کریں!

اللہ تعالےٰ کے فضل سے زمیندار احباب ایسے ہیں جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شروع سے نہایت شاندار اور مخلصانہ حصہ لے رہے ہیں۔ ان کی رقوم فصل پر ادا ہوتی رہتی ہیں۔ اسی وجہ سے بعض احباب نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ مئی جون میں اطلاع کر دیں گے۔ زمیندار جماعتوں کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱ مئی تک ہر جگہ فصل نکل آتی ہے۔ اور اس وقت احباب چندہ ادا کر سکیں گے۔ پس اضلاع سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور۔ سرگودہا۔ گجرات۔ جہلم ملتان۔ بہاولپور۔ منٹگمری۔ لاہور۔ سندھ کے زمیندار احباب کو ان تین ہفتوں کے اندر کوشش کر کے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرنا چاہیئے۔ کئی زمیندار جماعتیں ہیں۔ جن کی طرف سے ابھی تک باوجود چھ ماہ گذر جانے کے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ انہیں بھی فصل کا انتظار رہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

فہرست صدقات برائے نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از دسمبر ۱۹۶۳ء تا فروری ۱۹۶۴ء)

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

(۳)

چوہدری فیض احمد صاحب نصرت آباد سندھ ۲/۵۰
عبد الستار صاحب سکرٹری مال دار الرحمت شرقی ربوہ ۱۶/-
میاں شبیر محمد صاحب دار النصر غربی ربوہ ۴/-
چوہدری محمد مختار صاحب جھنگ شہر ۲۰/-
عبد القادر صاحب قائد مجلس انصار اللہ احمدیہ چک منگلا ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا ۱۸/۷۰
بیگم صاحبہ تفضل حسین صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۰/-
امۃ السلام صاحبہ بنت مولوی عطا محمد صاحب راولپنڈی ۲۱/۲۵
چوہدری ظفر اللہ صاحب لائلپور ۱/۲۵
بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم لائلپور ۶۰/-
عقیلہ بیگم صاحبہ " ۵/-
شیخ دوست محمد صاحب شمس " ۵/-
شیخ محمد یوسف صاحب " ۴/-
محمد شفیق صاحب سہگل مزنگ لاہور ۲۰۰/-
قریشی عبد الغنی صاحب مزنگ لاہور ۳/۸۱
والدہ عطاء الرحمٰن صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵/-
والدہ صاحبہ پروپرائیٹر نوید جنرل سٹور ربوہ ۱۰/-
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ابو الفضل محمود صاحب ربوہ ۳۵/-
محمد حنیف صاحب قمر سکرٹری مال میانوالی ۲/-
جماعت احمدیہ سانگھڑ ۵/-
جماعت احمدیہ جھنگ صدر ۷/-
" " حیدر آباد ۲۷/-
جماعت احمدیہ اوکاڑہ ۲/-
حکیم محمود احمد صاحب ملتان چھاؤنی ۱/-
مرزا عبد اللہ جان صاحب سٹی ہیڈ ماسٹر... ۵۰/-
جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان ۱/۲۵
" دار الصدر شرقی ربوہ ۴/-
شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام اینڈ سنز ربوہ ۱۰/-
سجاد احمد خان صاحب شمس آباد کالونی ملتان ۱/-
ممتاز بیگم صاحبہ مظفر گڑھ ۵/-
چوہدری موسیٰ خان صاحب شیخوپورہ ۵۰/-
چوہدری سلطان احمد صاحب برادر دار الرحمت وسطی ربوہ ۵/-
حکیم فضل محمد صاحب پتی ضلع پشاور ۱/-
اکوٹمنٹ وقف جدید ربوہ ۱/-
فاطمہ بیگم صاحبہ بھاگووال کلاں ضلع گجرات ۱/-
جماعت احمدیہ بشیر آباد سندھ ۲/۴
کھنگیدار غلام رسول صاحب ربوہ ۱/-
اہلیہ صاحبہ صوفی دین محمد صاحب گوجرانوالہ ۲/۴
ملک غلام نبی صاحب کھوکھر " ۴/-

میاں محمد شریف صاحب محکمہ پولیس گوجرانوالہ ۱۰/-
سید محمد صادق صاحب سکرٹری مال دار الرحمت وسطی ربوہ ۲/-
قاضی حبیب الدین احمد صاحب بنکاک ۱۰۰/-
اہلیہ صاحبہ شریف احمد صاحب انجینئر دار البرکات ربوہ ۱۰/-
بیگم صاحبہ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب گلبرگ لاہور ۵۰/-
بشیر احمد صاحب سٹور کیپر محکمہ بجلی تحقیقات لاہور ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور ۵۰/-
بیگم صاحبہ حضرت میاں ناصر احمد صاحب ربوہ ۱۰/-
بیگم صاحبہ میجر ڈاکٹر منیر احمد صاحب ایبٹ آباد کوہاٹ ۵/-
فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری رحمت اللہ صاحب محمد نگر لاہور ۱۵/-
بیگم صاحبہ کرنل عطاء اللہ صاحب لاہور ۳۰/-
قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل ڈرگ روڈ کراچی ۲۰/-
عبد الواحد صاحب نسوار مرچنٹ ملتان شہر ۱۰۰/-
چوہدری غلام رسول صاحب بسرا بذریعہ حضرت مولانا بقاپوری صاحب ربوہ ۱۰۰/-
چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعت گوجرانوالہ ۱۱/۴
سید شفیق احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۱۰/-
عبد الماجد صاحب از جماعت احمدیہ سکھر ۲۰/-
غلام رسول صاحب حلقہ گنج مغلپورہ لاہور ۵/۴
بیگم صاحبہ سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۱/-
شیخ صدیق احمد صاحب سکرٹری مال ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۰/-
عنایت اللہ صاحب چک ۹۹ جنوبی سرگودھا ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد اسلم صاحب باجوہ وکیل سرگودھا ۵/-
محمود احمد صاحب رجوعہ ضلع گجرات ۹/۷۰
اہلیہ صاحبہ نثار احمد صاحب رسالپور ۵/-
چوہدری محمد نذیر صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۰/-
رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلیم اختر صاحب " ۱۰/-
ممتاز بیگم صاحبہ " " " ۵/-
بیگم طاہر خان صاحب " " ۱/۵۰
شمشاد افتخار احمد صاحب ربوہ ۵/-
اہلیہ صاحبہ ملک خدا بخش صاحب پاکپٹن ۲۰/-
جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ ۱/-
مبارکہ علی صاحبہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۳/-
ڈاکٹر صادقہ بیگم صاحبہ کوٹ نینان ضلع سیالکوٹ ۵/-
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب نور نگر خادم ضلع حیدر آباد ۱۰/-
امداد حسین صاحب سکرٹری مال شاہدرہ لاہور ۲/-
ملک الطاف حسین خان صاحب سکرٹری مال پیراں غائب ۷/-

محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں؟

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان

ہم جملہ ممبران احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان مکرم و محترم ملک عمر علی احمد صاحب کھوکھر مرحوم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی اچانک اور افسوسناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ محترم ملک صاحب مرحوم جماعت کے مخلص افراد میں سے تھے اور دینی قربانیوں اور شفیق و ملنسار طبیعت کی بدولت غیر معمولی مقبولیت کے حامل تھے۔ ہماری ایسوسی ایشن کے سرپرست کی حیثیت سے آپ ہمیشہ نوجوان طبقہ کے لئے ایک شفیق رہنما کا کردار ادا کرتے رہے آپ کی وفات ایک قومی سانحہ ہے ہم آپ کے پسماندگان کے ساتھ شریک ہیں اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مرزا صدیق احمد پریذیڈنٹ
احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان

احمدی طلباء نشتر میڈیکل کالج ملتان

ہم جملہ طلباء نشتر میڈیکل کالج ملتان مکرم و محترم ملک عمر علی احمد صاحب کھوکھر مرحوم کی اچانک اور اندوہناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ملک صاحب مرحوم اعلیٰ خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ ہر ایک سے نہایت شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے۔ جماعت کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ہمارے ساتھ ان کا رویہ نہایت مشفقانہ اور ہمدردانہ تھا۔

آپ کا ہم سے اچانک جدا ہو جانا ایک قومی حادثہ ہے جس میں ہم آپ کے سب پسماندگان کے ساتھ شریک ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(احمدی طلباء نشتر میڈیکل کالج ملتان)

جماعت احمدیہ لیہ

جماعت احمدیہ لیہ کا یہ اجلاس مکرم ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان کی وفات پر گہرے غم و صدمہ کا اظہار کرتی ہے مکرم ملک صاحب مرحوم نے دنیوی عزت و وقار کو پس پشت ڈال کر خدمت دین اور خدمت خلق میں غیر معمولی طور پر منہمک رہتے تھے اور ہمیشہ جماعتی کاموں میں سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعتی اور دینی اہم خدمات کی توفیق بخشی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور مکرم ملک صاحب مرحوم کے بلند درجات عطا فرمائے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ)

جماعت احمدیہ حافظ آباد

جماعت احمدیہ حافظ آباد محترم ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم کی رحلت پر آپ کے خاندان اور خاندان حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ سے دلی ہمدردی اور قلبی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان خویش و اقارب اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (حکیم محمد لطیف امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۲۴۵ - مکرم مرزا خدا بخش صاحب گجرات شہر ... ۳۰۰
۲۴۶ - مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب پروپرائیٹر فروٹ کیمیکل اینڈ سٹریز سرگودھا منجانب والد مرحوم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف گوجرانوالہ ... ۳۰۰
۲۴۷ - " " " منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ " " ... ۳۰۰
۲۴۸ - مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈبڈ اینڈ کمپنی کراچی منجانب والد مرحوم چوہدری رفیق احمد صاحب اسلم ... ۳۰۰
۲۴۹ - مکرم شیخ رفیع الدین صاحب D.S.P ریٹائرڈ کراچی ... ۳۰۰
۲۵۰ - محترمہ مرزا رحیم بیگم صاحبہ " " ... ۳۰۰

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو وہ اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ (۴) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۳۰۸

میں ملک حبیب اللہ ولد ملک اللہ دتا صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ ملک حبیب اللہ بقلم خود۔ بیرون موری گیٹ کیپی پارک سٹریٹ ۲ مکان نمبر ۳ لاہور۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ولد چوہدری کرم دین ربوہ حال لاہور۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال لاہور

مسل نمبر ۱۷۳۰۹

میں منصورہ فردوس زوجہ مولوی عبدالمجید نیاز قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ فروری ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ مہر مبلغ چھ صد پچاس روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) زیورات طلائی دو انگوٹھیاں وزنی ۵½ ماشے کنٹھہ وزنی ایک تولہ کانٹے ایک جوڑی وزنی ۶ ماشے۔ لاکٹ ایک عدد وزنی ۶ ماشے کل وزن ۲ تولہ ساڑھے پانچ ماشے کل قیمت دو صد پچانوے روپے الامۃ منصورہ فردوس زوجہ عبدالمجید نیاز۔ دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد: عبدالمجید نیاز۔ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد سعید صدر محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۷۳۱۰

میں محمود احمد ایاز ولد ملک محمد نذیر صاحب قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ساڑھے سولہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت ماہوار جیب خرچ پر ہے جو کہ مبلغ -/۲۵ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا جو بھی اس کے بعد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے۔

العبد ملک محمود احمد ایاز ولد ملک محمد نذیر صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد۔ مرزا محمود احمد ناظم فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد ارجمند خان فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۷۳۱۱

میں سردار بیگم۔ زوجہ چوہدری علم الدین صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء ساکن دار الرحمت شرقی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے اگر کبھی ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا سردار بیگم دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد علم الدین خاوند موصیہ مکان ۲۴/۱۲ گواہ شد چوہدری فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۳۱۲

میں محمد اسد اللہ قریشی الکاشمیری ولد محمد سلیمان قریشی قوم قریشی پیشہ مربی عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۰۹ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائداد پانچ سو روپے کی کتابیں ہیں نیز میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ایک سو تیس روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں موجودہ جائداد کے علاوہ جو جائداد بھی پیدا کروں یا میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد اسد اللہ قریشی الکاشمیری حال ربوہ ضلع جھنگ ۲ فروری ۱۹۶۲ء گواہ شد قاضی نذیر احمد لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد سید عبدالحی شاہ نظارت اصلاح و ارشاد۔ گواہ شد سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۷۳۱۳

میں فاطمہ بی بی بیوہ مرزا شریف بیگ صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے مجھے مبلغ دس روپے ماہوار میرا لڑکا بطور جیب خرچ کے دیتا ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی میرا مہر -/۳۲ روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند مرحوم کو معاف کر دیا تھا۔ الامۃ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی بیوہ مرزا شریف بیگ صاحب مرحوم کوارٹر نمبر ۱۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد مرزا نفیس احمد کلرک دار القضاء صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔ گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۳۱۴

میں سیدہ فرخ خانم زوجہ سید بشیر احمد دواخانہ خدمت خلق قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۳۹ء ساکن قادیان وسابق مہاجر ترکستانی حال ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ زیور کانٹے وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۲۶۴ روپے کل جائداد -/۱۲۶۴ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے -/۲۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ سیدہ فرخ خانم ترکستانی حال ربوہ گواہ شد عبدالعزیز صدر دار الصدر جنوبی۔ ربوہ۔ گواہ شد۔ سید بشیر احمد خاوند موصیہ نوٹ:- میں اپنی اہلیہ صاحبہ سیدہ فرخ خانم کے مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد سید بشیر احمد گواہ شد۔ عبدالخالق اکاؤنٹنٹ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ گواہ شد شیخ نور الحق محلہ دار البرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۳۱۵

میں علم الدین ولد محمد بخش صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء ساکن دار الرحمت شرقی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک مکان ۲۴/۱۲ A محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ میں ہے جس کی مالیت اندازاً چھ ہزار روپے ہے میں علم الدین اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ یکصد روپیہ ماہوار (بوسیلہ ملازمت) ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد علم الدین دار الرحمت شرقی ربوہ۔ مکان ۲۴/۱۲۔ گواہ شد۔ چوہدری فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ۔ گواہ شد ناصر احمد ابن چوہدری علم الدین۔ دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۲۰ مئی۔ حفاظتی کونسل کا اجلاس پرسوں رات غیر معین عرصہ تک ملتوی ہوگیا کونسل کوئی ایسا متفقہ فارمولا تیار کرنے میں ناکام رہی جو کشمیر کے بارے میں بھارت اور پاکستان کے اختلافات ختم کرسکتا۔ اجلاس ملتوی ہونے کے بعد پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا کہ اگر پاکستان اور بھارت میں مصالحت کرانے کے لئے شیخ محمد عبداللہ کی موجودہ بات چیت بے نتیجہ رہی تو پاکستان حفاظتی کونسل کا دروازہ پھر کھٹکھٹانے کے لئے مجبور ہوجائے گا۔ بھارتی مندوب، مسٹر چھاگلہ نے کہا اگر پاکستان نے کشمیر کو بھارت کا جزو لاینفک تسلیم نہ کیا تو پاکستان سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکے گا اس سے قبل حفاظتی کونسل کے صدر نے کہا تھا کہ کشمیر کا مسئلہ بدستور کونسل کے پروگرام میں شامل رہے گا۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ پاکستان کو توقع تھی کہ حفاظتی کونسل کے اجلاس سے کچھ ٹھوس نتائج برآمد ہوں گے لیکن افسوس ہے کہ کونسل کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالی گئیں مسٹر بھٹو نے کہا کونسل کو کشمیر میں استصواب کا حکم دینا چاہیئے آپ نے اعلان کیا کہ کشمیری عوام کی منظوری کے بغیر مسئلہ کشمیر کا کوئی حل دیرپا ثابت نہیں ہوسکتا وزیر خارجہ نے کہا کونسل کے تمام ارکان نے جموں و کشمیر کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کا پرامن حل حفاظتی کونسل کی ذمہ داری ہے کونسل کے بیشتر ارکان نے اپنی تقریروں میں یہ رائے ظاہر کی کہ اس تنازعہ کا حل اس وقت تک حقیقی اور پائیدار ثابت نہیں ہوگا جب تک کشمیری عوام کی خواہشات معلوم کئے بغیر کشمیر کا مسئلہ حل ہی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ کونسل کو بلاتاخیر کشمیر میں رائے شماری کا حکم دینا چاہیئے۔

● مظفر آباد ۲۰ مئی۔ بھارتی فوجیوں نے وادیٔ نیلم میں علاقہ کرن کے نزدیک گزشتہ روز ایک اور منظم حملہ کیا جس سے آزاد کشمیر کے علاقہ میں چار لکڑہارے ہلاک اور تین زخمی ہوگئے واقعات کے مطابق حملہ سے پیشتر مالی کے پہاڑی علاقہ کے قریب ایک بھارتی فوجی یونٹ نے پوزیشن سنبھالی اور ایک فوجی کمپنی نے آزاد کشمیر کے لکڑہاروں پر اندھا دھند گولیاں برسانا شروع کردیں اسی اثنا میں ایک اور فوجی نے آزاد کشمیر کے لکڑہاروں پر اندھا دھند گولیاں برسانا شروع کردیں اسی اثنا میں ایک اور فوجی کمپنی نے علاقہ پر حملہ کردیا فائرنگ سے چار لکڑہارے ہلاک اور تین شدید زخمی ہوگئے یہ حملہ آور مشین گنوں اور مارٹروں سے مسلح تھے یہ علاقہ جہاں بھارتی فوجیوں نے حملہ کیا ہے گزشتہ سولہ سال سے حکومت آزاد کشمیر کے کنٹرول میں ہے اقوام متحدہ کے مبصرین سے اس حملے کے بارے میں زبردست احتجاج کیا گیا ہے۔

● **نئی دہلی** ۲۰ مئی۔ شیخ عبداللہ صدر ایوب اور دوسرے پاکستانی رہنماؤں سے اپنی بات چیت کے دوران تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے غالباً اعلیٰ سطح کی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کریں گے جس میں وہ خود صدر ایوب اور پنڈت نہرو شریک ہوں یہ اطلاع ایک بھارتی ہفت روزہ "الوننگ ویو" نے شائع کی ہے اس جریدہ کے مطابق شیخ عبداللہ اور بھارتی وزیر اعظم کی حالیہ بات چیت کے دوران پنڈت نہرو نے مذکورہ تجویز پر اظہار پسندیدگی کیا تھا۔

● **راولپنڈی** ۲۰ مئی۔ آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل صبح یہاں صدر ایوب سے ملاقات کی مسٹر خورشید نے ملاقات کے بعد بتایا کہ میں نے سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث سے پیدا ہونے والی تازہ ترین صورت حال اور شیخ عبداللہ کے دورۂ پاکستان آزاد کشمیر کے بارہ میں صدر ایوب سے بات چیت کی۔

● **راولپنڈی** ۲۰ مئی۔ ایک اطلاع کے مطابق چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی افریشیائی ممالک کے دوسرے دورے کے دوران ڈھاکہ اور کراچی سے گزریں گے مسٹر چو این لائی یہ دورہ جلد ہی شروع کریں گے توقع ہے کہ مسٹر چو این لائی شنگھائی سے پاکستان تک اور پھر پاکستان سے مشرق وسطی کے ممالک تک پی آئی اے کے طیارہ میں سفر کریں گے۔

● **کراچی** ۲۰ مئی۔ معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان کو صنعت پارچہ بافی کے لئے مشینری خریدنے کی غرض سے جاپان سے نوّے لاکھ ڈالر کا تیسرا قرضہ ملے گا پاکستان نے چند ماہ پہلے اس مقصد کے لئے جاپان سے درخواست کی تھی۔ توقع ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات جلد شروع ہوں گے اس قرضہ میں سے ستر لاکھ ڈالر جاپان سے ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد پر خرچ کئے جائیں گے اور ۲۰ لاکھ ڈالر سے آئندہ سال زیادہ تر مشرقی پاکستان میں کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ جاپان اس سے پہلے پاکستان کو دو کروڑ ڈالر اور ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر کے دو قرضے دے چکا ہے۔

● ۲۰ مئی۔ صوبائی دارالحکومت میں شیخ محمد عبداللہ کے پرجوش استقبال کی تیاریاں جاری ہیں اس سلسلے میں شہر کے سیاسی و مذہبی سماجی اور تجارتی حلقوں کے ایک سو معززین پر مشتمل ایک مجلس استقبالیہ بنائی گئی ہے یہ مجلس آج ایک خاص اجلاس میں استقبال کا تفصیلی پروگرام مرتب کرے گی شیخ عبداللہ ۲۳ مئی کو صبح کے وقت ہوائی جہاز کے ذریعے دہلی سے لاہور آئیں گے۔ متذکرہ مجلس استقبالیہ لاہور کے وائس چیئرمین چوہدری محمد حسین کی سرکردگی میں تشکیل کی گئی ہے۔

● **نیویارک** ۲۰ مئی۔ سلامتی کونسل میں بھارتی وفد کے قائد مسٹر ایم سی چھاگلہ سلامتی کونسل کی بحث ختم ہونے کے چند گھنٹوں بعد بذریعہ طیارہ بھارت روانہ ہوگئے۔

● **قاہرہ** ۲۰ مئی۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے کہا ہے کہ سامراجی قوتیں عدن لیبیا اور قبرص میں اپنے فوجی اڈے اسی لئے قائم رکھے ہوئے ہیں تاکہ ان کی مدد سے مشرق وسطی پر دوبارہ قبضہ کرسکیں۔ وہ قاہرہ کے فوجی کلب میں تقریر کررہے تھے۔ کلب کی طرف سے مسٹر خروشیف کے اعزاز میں دعوت عشائیہ دی گئی تھی۔ دعوت میں صدر ناصر نے بھی تقریر کی۔

مسٹر خروشیف نے کہا کہ دنیا کے اس علاقے میں بیداری اور آزادی کی جو لہر اٹھی ہے سامراجی طاقتیں اس کا احساس کرنے سے قاصر رہی ہیں۔ انہیں علم نہیں کہ نوآبادیاتی نظام کا خاتمہ ہوچکا ہے اور اب سامراج کو عروج حاصل نہیں ہوسکتا۔ روسی وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ ان کا ملک سامراجیوں کے خلاف آزادی پسندوں کی ہمیشہ امداد کرتا رہے گا۔

اس سے قبل صدر ناصر نے دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان ہتھیار بندی کی زبردست دوڑ جاری ہے۔ اسرائیل کو سامراجی طاقتوں سے ہر سال ۴۰ کروڑ ڈالر کی امداد ملتی ہے اور وہ ان سے کوڑیوں کے مول اسلحہ خریدتا ہے اسرائیل کی آبادی اگرچہ ۲۰ لاکھ سے بھی کم ہے مگر اس کے پاس دو لاکھ مسلح افواج پر مشتمل زبردست فوج ہے جو ہماری سلامتی کے لئے مستقل خطرہ ہے۔

صدر ناصر نے اعلان کیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ اسرائیل کے خطرہ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک طاقتور فوج تیار کرے گا۔ "ہمیں صرف اسرائیل سے نمٹنے کے لئے ہی نہیں بلکہ سامراجیوں کو عالم عرب سے نکالنے کے لئے بھی زبردست فوجی قوت کی ضرورت ہے۔

● **پشاور** ۲۰ مئی۔ شیخ محمد عبداللہ نے دورۂ پاکستان کے دوران پشاور آنے کی دعوت قبول کرلی ہے۔ بلدیہ پشاور کے وائس چیئرمین سید یوسف علی شاہ نے شہریوں کی جانب سے آپ کو دعوت نامہ بھیجا تھا۔ توقع ہے کہ پشاور کے شہری شیخ عبداللہ کا شایان شان استقبال کریں گے۔

● **ڈھاکہ** ۲۰ مئی۔ مشرقی پاکستان الیکشن اتھارٹی کے چیئرمین مسٹر ایم۔ اے مجید نے ڈھاکہ ڈویژن کے حکام کی ایک کانفرنس سے خطاب کیا۔ آپ نے انتخابی فہرستوں کی تیاری اور انتخابی حلقوں کے لئے حد بندی کے مسائل پر بات چیت کی کمشنر ڈھاکہ مسٹر غیاث الدین احمد نے کانفرنس کی صدارت کی۔

مسٹر مجید نے بتایا کہ انتخابی ادارہ کے قانون کے تحت پورا صوبہ چالیس ہزار یونٹوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ یہ کام ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کی بنیاد پر کیا جائیگا۔ ہر یونٹ سے انتخابی ادارے کا ایک رکن منتخب ہوگا۔ اس طرح اس صوبہ سے چالیس ہزار افراد کا چناؤ کیا جائیگا۔ جو صدر اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان منتخب کریں گے۔

● **راولپنڈی** ۲۰ مئی۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل یہاں انتباہ کیا کہ اگر اقوام متحدہ کی قراردادوں کی بنیاد پر مسئلہ کشمیر کا تصفیہ نہ کیا گیا تو اس کے نتیجہ میں متعدد مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی حل کشمیری عوام ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری رہنما شیخ عبداللہ خود بھی ریاست کے عوام کے لئے حق خود ارادیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ کشمیری عوام کا فرض ہے کہ وہ ان کے مشن کو کامیاب بنائیں۔ صدر خورشید یہاں کشمیر لبریشن لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں۔

درخواستِ دعا

۱۔ میری ممانی جان جو میجر محمد سعید صاحب کی خوشدامن ہیں ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب ان کو گنگارام ہسپتال میں داخل کردیا گیا ہے۔ سانس کا اور معدہ میں درد کی شدید تکلیف ہے۔ بے چینی بہت زیادہ ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

۲۔ میرے بڑے بھائی مکرم محمد اسلم صاحب صابر (ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ) لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ بخار ٹائیفائڈ ایک عشرہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(محمود احمد ونیس فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

یومِ والدین کے سلسلہ میں ایک اہم جلسہ

مورخہ ۲۳ مئی بروز ہفتہ یوم والدین کے سلسلہ میں ایک اہم جلسہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب ربوہ سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں ضرور شمولیت فرماویں مستورات کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ امید ہے انشاء اللہ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ اور مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل خطاب فرمائیں گے۔

ربوہ کے تمام خدام و اطفال کی حاضری لازمی ہوگی۔ تمام بچے اپنے والدین کو بھی اس جلسہ میں شمولیت کے لئے لائیں۔ مربیان و منتظمین اطفال اس بات کا اہتمام کریں کہ ان کے حلقہ کے نہ صرف اطفال بلکہ بچوں کے والدین بھی جلسہ میں شریک ہوں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲